REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ — ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) — ۱۰ نئے پیسے

جلد ۵۰/۱۵ — ۱۲ امان ۱۳۴۰ ہش — ۱۲ مارچ ۱۹۶۱ء — نمبر ۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۱ مارچ بوقت دس بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں ؛

ہر پولیس اسٹیشن کیلئے باقاعدہ ایک عدالت قائم کرنے کی تجویز

صدارتی کابینہ انصاف کو سستا بنانے کی غرض سے ایک ڈرافٹ بل پر غور کر رہی ہے

کراچی ۱۱ مارچ۔ وزیر قانون مسٹر محمد ابراہیم نے کل ایک پریس ملاقات میں اس امر کا انکشاف کیا کہ صدارتی کابینہ قوانین ضابطہ فوجداری میں ایک اہم ترمیم کے مسودے پر غور کر رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ عام آدمی کو زیر بار ہوئے بغیر بعجلت انصاف میسر آ سکے۔ آپ نے بتایا کہ وزارت قانون نے اس ترمیم کا مسودہ کابینہ کو پیش کر دیا ہے۔ جونہی کابینہ اس پر غور مکمل کرے گی۔ اسے ایک آرڈیننس کی شکل میں نافذ کر دیا جائے گا۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ ہر پولیس اسٹیشن میں ایک عدالت قائم کرنے سے انصاف کو ایک عام آدمی کے دروازے پر لایا جا سکتا ہے۔

آپ نے کہا آجکل عدالتیں بہت دور دور اور طویل فاصلہ پر واقع ہیں اور لوگوں کو بہت تکلیف اٹھا کر ان تک پہنچنا پڑتا ہے آپ نے انکشاف کیا کہ آپ ہر تھانے کے علاقے میں ایک عدالتی افسر مقرر کرنے کی تجویز پر غور کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا ضابطہ فوجداری میں مجوزہ ترامیم سے طریق کار آسان ہو جائیگا۔ اور عدالتی مقدمات کے بسرعت طے ہو جانے اور انصاف کے سستے داموں میسر آنے کی ضمانت مل جائے گی ؛

نوشہرہ کے قریب آٹے میں ڈی ڈی ٹی کی آمیزش سے دو آدمی ہلاک

آٹے کا نمونہ کیمیاوی تجزیہ کیلئے لاہور بھیجدیا گیا

پشاور ۱۱ مارچ۔ ایک اطلاع کے مطابق کل نوشہرہ کے قریب موضع ناظم پور میں زہر ملا ہوا آٹا کھانے سے دو آدمی ہلاک ہو گئے مزید سولہ اشخاص اس کے اثر کی وجہ سے بیمار ہو گئے ہیں۔ پولیس کی تحقیقات کے مطابق گندم کے اس آٹا میں جو ایک راشن ڈپو سے خریدا گیا تھا۔ ڈی ڈی ٹی ملی ہوئی تھی۔ متاثر اشخاص کا نوشہرہ کے ہسپتال میں علاج ہو رہا ہے۔ ہسپتال کے ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ مریضوں نے جو خوراک کھائی تھی۔ اس کا نمونہ کیمیاوی تجزیے کے لئے لاہور بھیجدیا گیا ہے

آزاد کشمیر اور سنکیانگ کے درمیان سرحد بندی

لنڈن ۱۱ مارچ۔ معتبر ترین ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور چین کی حکومتوں میں آزاد کشمیر اور سنکیانگ کے درمیان سرحد بندی کے بارے میں باقاعدہ گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ اس سلسلہ میں حکومت پاکستان نے حال ہی میں چینی حکومت کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ فلاں فلاں مقام کے درمیان حد بندی طے ہو جانی چاہیئے۔

روس کا چوتھا خلائی جہاز

ماسکو ۱۱ مارچ۔ روس نے ایک خلائی جہاز چھوڑا ہے۔ جس میں ایک کتا سوار تھا۔ روسی خبر رساں ایجنسی طاس کی رپورٹ کے مطابق یہ خلائی جہاز تحقیقات کا پروگرام مکمل کرنے کے بعد دوبارہ زمین پر آ گیا ہے۔ یہ خلائی جہاز مقررہ جگہ پر روسی علاقہ میں ہی اترا۔ کتے کو ایک کیبن میں رکھا گیا تھا جس میں بعض اور حیاتیاتی اشیاء بھی تھیں۔ روس کا یہ چوتھا خلائی جہاز تھا ؛

حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کی صحت کے لئے دُعا کی تحریک

لاہور ۱۱ مارچ بوقت سوا گیارہ بجے قبل دوپہر

کل دوپہر تک حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ کی طبیعت ٹھیک رہی۔ مگر دوپہر کے بعد متلی، پیٹ میں ہوا اور درد کے باعث طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ پیٹ میں ہوا کی وجہ سے سانس کی تکلیف بھی ہو گئی۔ شام کو بخار ۱۰۳ ہو گیا۔ طبیعت کی خرابی کے باعث غذا بالکل بند کر دی ہے۔ گلوکوز کے انجکشن دیئے جا رہے ہیں۔ رات نیند آ گئی۔ اس وقت طبیعت کچھ ٹھیک ہے۔ بخار ایک سو سے کچھ زیادہ ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین ؛

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت

ربوہ ۱۱ مارچ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت تاحال پہلے جیسی ہی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؛

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب اعلائے کلمۃ الاسلام کے لئے روانہ ہو گئے

ربوہ ۱۰ مارچ۔ کل صبح جناب ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی غرض سے روانہ ہو گئے سٹیشن پر بزرگان سلسلہ و احباب نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر پُرخلوص دعاؤں کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔

مکرم مولوی صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت میاں قطب الدین صاحب امرتسری کے پوتے ہیں اور کئی سال تک مرکز سلسلہ میں رہ کر دینی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ بخیریت منزل مقصود تک پہنچائے اور کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؛

خروشیف کو کینیڈی کا خط پہنچا دیا گیا

ماسکو ۱۱ مارچ۔ طاس کی اطلاع کے مطابق وزیر اعظم مسٹر نکیتا خروشیف نے کل سائبیریا میں نووسک کے مقام پر امریکی سفیر مسٹر لیولن تھامپسن سے ملاقات کی۔ روسی وزیر اعظم ایک زرعی کانفرنس میں شرکت کے لئے سائبیریا آئے ہوئے تھے مسٹر تھامپسن پرسوں یہاں پہنچے۔ اور کل انہوں نے صدر کینیڈی کا ذاتی خط مسٹر خروشیف کو پہنچا دیا ؛

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲ رمارچ ۶۱ء

نیا طوفان اور اس کا مقابلہ

ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں جناب انیس احمد صاحب کوئینس روڈ کراچی کے مضمون کے حوالے سے جو صدق جدید لکھنو میں شائع ہو رہا ہے۔ مولانا ابو الحسن ندوی صاحب کے مضمون "نیا طوفان اور اس کا مقابلہ" کا ذکر کر کے بتایا تھا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طوفان کا اندازہ بہ وجوہ نہایت خوبی سے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے ہی لگا لیا تھا۔ اور یہی نہیں کہ ایک اندازہ لگا کر اور اس کے متعلق آواز اٹھا کر خاموش ہو گئے۔ بلکہ آپ نے اس طوفان کے مقابلہ کے لئے نہ صرف ایک جماعت تیار کی بلکہ ایک علم الکلام کا ہتھیار اس کے ہاتھ میں دیا کہ جس کو لیکر جماعت مغربی طوفان کے خلاف جہاد کر رہی ہے اور خدا تعالےٰ کے فضل و رحم سے فتح پر فتح حاصل کر رہی ہے

جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح فرمایا ہے اس طوفان کی دو شاخیں ہیں گویا یہ طوفان دو موہنوں والا سانپ ہے ایک موہنہ موجودہ عیسائیت ہے۔ اور دوسرا منہ الحادی فلسفہ ہے۔ آج یہ دونوں شاخیں نہایت واضح طور پر ہمارے سامنے آ گئی ہیں اور دونوں شاخیں نہایت منظم طور پر کام کر رہی ہیں۔ ایک طرف عیسائی پادریوں نے ساری دنیا میں اپنے جال پھیلائے ہوئے ہیں اور دوسری طرف مغربی فلسفہ اور سائنس کی مادی ترقیاں اقوام عالم کو اپنی زنجیروں میں کس رہی ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے رسالہ فتح اسلام میں فرماتے ہیں:-

"اس زمانہ کا فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کا سخت مخالف پڑا ہے اس کے جذبات اس کے جاننے والوں پر نہایت بد اثر کرنے والے ثابت ہوتے ہیں وہ زہریلے مواد کو حرکت دیتے اور سوئے ہوئے شیطان کو جگا دیتے ہیں۔ ان علوم میں دخل رکھنے والے دینی امور میں اکثر ایسی بد عقیدگی پیدا کر لیتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ اصولوں اور صوم و صلوٰۃ وغیرہ عبادت کے طریقوں کو تحقیر اور استہزا کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں۔ ان کے دلوں میں خدا تعالےٰ کے وجود کی بھی کچھ وقعت و عظمت نہیں۔ بلکہ اکثر ان میں سے الحاد کے رنگ سے رنگین اور دہریت کے رگ و ریشہ سے پُر اور مسلمانوں کی اولاد کہلا کر پھر دشمن دین ہیں جو لوگ کالجوں میں پڑھتے ہیں اکثر ایسے ہی ہوتا ہے کہ ہنوز وہ اپنے علوم ضروریہ کی تحصیل سے فارغ نہیں ہوتے کہ دین اور دین کی ہمدردی سے پہلے ہی فارغ اور مستغنی ہو چکتے ہیں۔"

پھر اسی رسالہ میں اس کے آگے آپ فرماتے ہیں:-

"عیسائیوں کی تعلیم بھی سچائی اور ایمانداری کے اڑانے کے لئے کئی قسم کی سرنگیں طیار کر رہی ہے اور عیسائی لوگ اسلام کے مٹا دینے کے لئے جھوٹ اور بناوٹ کی تمام باریک باتوں کو نہایت درجہ کی جانکاہی سے پیدا کر کے ہر ایک رہزنی کے موقع اور محل پر کام میں لا رہے ہیں اور بہکانے کے نئے نئے نسخے اور گمراہ کرنے کی جدید جدید صورتیں تراشی جاتی ہیں اور اس انسان کامل کی سخت توہین کر رہے ہیں جو تمام مقدسوں کا فخر اور تمام مقربوں کا سرتاج اور تمام بزرگ رسولوں کا سردار تھا۔"

طوفان ارتداد کی یہ دو نہایت نمایاں شاخیں ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دو بڑی بڑی شاخوں پر ہی نگاہ نہیں ڈالی بلکہ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ

"عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ دنیا سے امانت اور دیانت ایسی اٹھ گئی ہے کہ گویا بکلی مفقود ہو گئی ہے۔ دنیا کمانے کے لئے مکر اور فریب حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں جو شخص سب سے زیادہ .... شریر ہو وہی سب سے زیادہ لائق سمجھا جاتا ہے طرح طرح کی ناراستی بد دیانتی۔ حرامکاری۔ دغا بازی۔ دروغگوئی اور نہایت درجہ کی روبہ بازی اور لالچ سے بھرے ہوئے منصوبے اور بد ذاتی سے بھری ہوئی خصلتیں پھیلتی جاتی ہیں اور نہایت بے رحمی سے ملے ہوئے کینے اور جھگڑے ترقی پر ہیں اور جذبات بہیمیہ اور سبعیہ کا ایک طوفان اٹھا ہوا ہے اور جس قدر لوگ ان علوم اور قوانین مروجہ میں چست و چالاک ہوتے جاتے ہیں اسی قدر نیک گوہری اور نیک کرداری کی طبعی خصلتیں اور حیا اور شرم اور خدا ترسی اور دیانت کی فطرتی خاصیتیں ان میں کم ہوتی جاتی ہیں۔"

الکوہم تیسری شاخ کہہ سکتے ہیں جو اندر ہی اندر اسلامی معاشرہ کی جڑیں کھا رہی ہے الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طوفان کا پورا پورا جائزہ لیا ہے اور کسی گوشہ کو نظر انداز نہیں فرمایا۔ جناب انیس احمد صاحب اپنے مضمون میں فرماتے ہیں:-

"مولانا ندوی نے اپنے رسالہ "نیا طوفان اور اس کا مقابلہ" کے دیباچہ میں فرمایا ہے کہ جدید فتنہ ارتداد کی طرف ان کی توجہ ڈاکٹر محمد رفیع الدین کی فاضلانہ کتاب "قرآن اور علم جدید" کے ابتدائی صفحات پڑھ کر ہوئی۔ میں اس کتاب سے خوب واقف ہوں۔ مولانا کا ارشاد درست ہے کیونکہ ان کا مضمون دراصل اس کتاب کے پہلے باب بعنوان "خطرناک فتنہ ارتداد" کی توسیع و توضیح ہے۔ اس پہلے باب کے بعد دوسرے ابواب آتے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ وہ فلسفیانہ افکار در حقیقت کون کون سے ہیں جو اس فتنہ کا باعث ہوئے ہیں۔ ان افکار کے فروغ کا باعث کیا ہے ان افکار کے جواب میں مسلمانوں کے ردعمل کی کونسی مختلف صورتیں وجود میں آئی ہیں اور اس فتنہ کے انسداد کا طریق کیا ہے اور جو لٹریچر اس کی روک تھام کے لئے پیدا کیا جائے اسے کون سی خصوصیات کا حامل ہونا چاہیئے وغیرہ وغیرہ کتاب کے دوسرے حصہ میں جو صفحہ ۱۰۰ سے صفحہ ۵۳۵ تک چلا گیا ہے مصنف نے ایک ایک کر کے مغرب کے ان باطل فلسفیانہ افکار کی تردید کی ہے جو اسکے نزدیک اور مولانا کے نزدیک جدید فتنہ ارتداد کا باعث بنے ہوئے ہیں۔"

اس کے بعد جناب انیس احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"اب ایک طرف سے تو مصنف کی یہ بات ٹھیک طرح سے سمجھ میں آتی ہے کہ ایک فلسفہ کا جواب فلسفہ ہی ہو سکتا ہے اور مصنف کی یہ بات بھی درست ہے کہ کسی باطل فلسفہ کا کامل جواب جو صحیح بھی ہو یعنی ایسا جواب جو قدم قدم پر اس کا مقابلہ کر کے اس کی تردید کرتا ہو اس کے ہر غلط تصور کے عقلی اور علمی نقائص کو آشکار کرتا ہو اور اس کی جگہ ایک دوسرا صحیح تصور پیش کرتا ہو صرف ایک ہی ہو سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر غلط تصور کے مقابل میں صحیح تصور صرف ایک ہی ہوتا ہے دو یا دو سے زیادہ صحیح تصورات نہیں ہو سکتے۔ ایک باطل کی تردید کسی دوسرے باطل سے نہیں ہو سکتی بلکہ صرف حق سے ہو سکتی ہے اور حق صرف ایک ہے حق کا کوئی ایسا بدل نہیں جو حق ہو۔ جب ایک صحیح تصور کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا جائے تو اسکی جگہ ایک باطل تصور ہی لے سکتا ہے کوئی دوسرا صحیح تصور نہیں لے سکتا۔ لہذا باطل تصورات کے سلسلے کے بالمقابل اگر صحیح تصورات کا ایک سلسلہ تیار کیا جائے تو وہ صرف ایک ہی ہو سکتا ہے دو یا دو سے زیادہ سلسلے نہیں ہو سکتے۔"

ڈاکٹر محمد رفیع الدین صاحب نے اپنی کتاب میں اپنے نقطۂ نظر سے موجودہ مغربی فلسفہ جدیدہ کے جواب دینے کی جو کوشش فرمائی ہے وہ قابل تعریف ہے اور یہ امر باعث خوشی ہے کہ آپ نے نہ صرف ارتداد جدید کا جائزہ لیا ہے بلکہ اس کے مقابلہ میں اس کی تردید کی ہے اور آپ کی یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ حق ایک ہی ہوتا ہے۔ باطل خواہ کتنے ہوں ان کے مقابلہ میں ایک حق ہوتا ہے۔

(باقی)

جماعت احمدیہ کی بیالیسویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ بیالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس اس سال ۲۴ ر ۲۵ اور ۲۶ رامان ۱۳۴۰ ہش مطابق ۲۴ ر ۲۵ ر ۲۶ رمارچ ۱۹۶۱ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار تعلیم الاسلام کالج ہال ربوہ میں منعقد ہوگا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا باقاعدہ انتخاب کر کے جلدی اطلاعات بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

— تعلیم الاسلام ھائی سکول کے طلباء سے —

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک بصیرت افروز خطاب

تمہاری عمر محض کھیل کود کی عمر نہیں بلکہ ایک نئی دنیا بسانے اور ایک نیا عالم تعمیر کرنے کی عمر ہے

اپنی اہمیت کو سمجھو اور ہمیشہ یاد رکھو کہ بہت عظیم الشان کام اللہ تعالیٰ نے تمہارے سپرد کئے ہیں

بچپن کے نقوش ہی آئندہ زندگی سنوار سکتے یا اسے بدتر بنا سکتے ہیں

فرمودہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء بمقام قادیان

قسط نمبر ۲

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے کہ بھیرہ میں ایک بڑھیا عورت رہتی تھی۔ وہ بہت ہی غریب تھی اور اس کے گزارہ کی کوئی صورت نہ تھی۔ ایک دن مجھے خیال آیا کہ اس کے پاس چلیں اور اس سے دریافت کریں کہ کسی چیز کی اسے ضرورت تو نہیں۔ میں اس کے پاس گیا اور کہا اماں کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ میں خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ وہ کہنے لگی سبحان اللہ مجھے کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔ میری

ہر ضرورت اللہ تعالیٰ نے پوری کی ہوئی ہے

آپ فرمانے لگے میں نے پھر کہا نہیں کوئی ضرورت ہو تو مجھے بتاؤ۔ وہ کہنے لگی بیٹا ایک میں ہوں اور ایک میرا لڑکا ہے۔ روٹی ہمیں اللہ تعالیٰ بھیجدیتا ہے۔ سونے کے لئے ہمارے پاس چارپائی موجود ہے اور ایک لحاف بھی ہے۔ ہم ماں بیٹا اسی ایک چارپائی پر سو جاتے ہیں۔ جب کچھ دیر کے بعد میرا ایک پہلو ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو میں کہتی ہوں بیٹا اپنا پہلو بدل لو وہ بدل لیتا ہے۔ اور اس طرح مجھے اپنا دوسرا پہلو گرم کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے۔ اور جب میرے بیٹے کا ایک پہلو ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے اماں دوسرا پہلو بدل لے اور میں بدل لیتی ہوں اور اس کا پہلو گرم ہو جاتا ہے۔ غرض اسی طرح ہماری ساری رات گزر جاتی ہے پھر ہمارے پاس ایک موٹے حروف کا قرآن شریف موجود ہے۔ جو ہم سارا دن پڑھتے رہتے ہیں اس کے علاوہ ہمیں اور کیا چاہیئے۔ اب ایک دنیادار انسان اگر ایسی عورت کو دیکھے تو وہ کہے گا کہ یہ پاگل ہو گئی۔ لیکن

سوال یہ ہے

کہ دنیا کی تکلیفوں نے اسے کیوں متاثر نہ کیا اور ان کی غربت کی حالت اور ان کے لباس کے فقدان نے کیوں انہیں بے تاب نہ کر دیا۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا اپنی تمام کشتیوں اور اپنے تمام لشکروں کے ساتھ اس بڑھیا عورت اور اس کے بچہ پر حملہ آور ہوئی۔ مگر ان کے دل کی جنت نے ان کے جہنموں کو ٹھنڈا کر دیا اور وہ

رحمت کا پانی

جو ان کے اندر سے نکل رہا تھا۔ اس نے دنیا کے غضب کی آگ کو بجھا دیا۔ بھلا اس سے زیادہ اور کیا تکلیف ہو سکتی ہے کہ نہ کپڑا میسّر ہو نہ عمدہ کھانا صرف ایک لحاف تھا۔ جس میں ایک ادھیڑ عمر کا لڑکا اور ایک بڑھیا پھوس سوتی تھی مگر ان کے نزدیک دنیا کی ساری نعمتیں انہیں میسّر تھیں۔ گھر میں ان کے لئے کوئی راحت کا سامان نہ تھا۔ ان کے بچے نہ تھے۔ وہ لڑکا شادی شدہ نہ تھا۔ گویا آئندہ نسل کے جاری رہنے کا بھی کوئی امکان نہ تھا۔ اگر کوئی دنیادار ہوتا۔ تو یہ حالت دیکھ کر وہ رو رو کر اپنی آنکھیں ضائع کر لیتا۔ مگر وہ بڑھیا عورت کہتی ہے قرآن میرے پاس موجود ہے۔ اس کے علاوہ مجھے اور کیا چاہیئے تو قرآن سے جو راحت وہ حاصل کرتی تھی۔ وہی راحت

دنیا کے تمام عذابوں کو ٹھنڈا

کر دیتی اور دنیا کے رنجوں کو خوشی میں بدل دیتی تھی ایک دنیادار بے شک کہے کہ یہ جہالت ہے یہ بے وقوفی اور نادانی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ اس کے نزدیک جہالت ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک جہالت نہیں جنہوں نے روحانی زندگی حاصل کی۔ لیکن خواہ اس کا نام جہالت رکھ لو۔ تمہیں اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ ایک چیز دنیا میں ایسی موجود ہے۔ جو دنیا کی تمام تکلیفوں اور دکھوں کو ٹھنڈا کر کے ان کو راحت میں بدل دیتی ہے۔

پھر اس کے بعد دیکھ لو۔ ایسے عالم لوگ جن کے علم کا کوئی انکار نہیں کر سکتا جنہوں نے دنیا میں

عظیم الشان تغیرات

پیدا کر دیئے ہیں۔ مثلاً انبیاءؑ اور صحابہ کرامؓ ان میں بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو دنیا میں تکالیف کے لحاظ سے انتہاء درجہ تک پہونچ گئے مگر ان کے دل کی خوشیاں نہیں گئیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ایک صحابی کو جو ابھی نوجوان لڑکا تھا دیکھا کہ وہ غمگین صورت بنائے کھڑا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا تم غمگین کیوں ہو وہ کہنے لگا یا رسول اللہ میرا باپ بدر کی جنگ میں شہید ہو گیا ہے۔ اور میں اس غم کی وجہ سے افسردہ خکل ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں بتاؤں کہ مرنے کے بعد تمہارے باپ سے کیا کیفیت گزری۔ سنو اللہ تعالیٰ نے مجھے الہاماً بتایا ہے کہ تمہارے باپ کی روح مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کی گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر کہا میرے بندے تیری کوئی خواہش ہو تو مجھ سے بیان کر۔ میں تیری ہر خواہش پوری کرونگا تمہارے باپ نے اس کے جواب میں کہا کہ اے میرے رب

میری خواہش یہ ہے

کہ مجھے پھر دوبارہ زندہ کر۔ تا میں پھر تیری راہ میں اپنی جان دوں۔ اور پھر زندہ کر اور پھر اسی راہ میں وفات دے۔ اب یہ لوگ جاہل نہیں تھے۔ اور نہ دنیا ان کو کبھی جاہل کہہ سکتی ہے۔ کیونکہ ان لوگوں نے دنیا میں علوم کے دریا بہا دیئے۔ اور دنیا کو انہوں نے وہ کچھ دیا جو نہ ایران دے سکا۔ نہ روم دے سکا۔ انہوں نے دنیا کو وہ علوم سکھائے کہ آج یورپ بھی انہی کی خوشہ چینی کر رہا ہے۔ تم کو جو تعلیم دی جاتی ہے۔ شائد اس کے ماتحت میری اس بات پر تم تعجب کرو اور کہو کہ یورپ کب مسلمانوں کے علوم پر فخر کرتا ہے۔ مگر

حقیقت یہی ہے

کہ تمہارے کورسوں میں بھی ان باتوں کو چھپایا جاتا ہے۔ ہاں بعض علیحدہ کتابیں ہیں۔ جن میں ان تمام امور کا ذکر ہے۔ اور جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم طب اور علم فلسفہ اور علم ہندسہ اور علم ہیئت اور علم منطق اور اسی طرح کے اور بیسیوں علوم ایسے ہیں جو عربوں سے یورپ نے سیکھے۔ حتیٰ کہ ان علوم کے متعلق جس قدر اصطلاحات ہیں وہ بھی عربوں کی ہی نقل کی ہوئی ہیں۔ اور تو اور میوزک کے متعلق میں نے ایک کتاب دیکھی ہے۔ جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آجکل گانے بجانے کے متعلق جس قدر تازہ قوانین بنائے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب حتیٰ کہ ان کے متعلق اصطلاحات بھی عربوں کی کتب سے لی گئی ہیں۔

پھر اسی ضمن میں وہ

ایک عجیب بات کا ذکر

کرتا ہے۔ وہ برٹش میوزیم کی ایک کتاب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس کے مصنف نے پادریوں سے پوچھا کہ فلاں فلاں علم کی کتابیں مسلمانوں میں نہایت اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ کیا میں مسلمانوں کی ان کتابوں کا انگریزی میں ترجمہ کر سکتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے کہ بشپ نے اس کے جواب میں اسے لکھا کہ ترجمہ تو بے شک کرو۔ مگر مسلمانوں کا نام کہیں نہ لو۔

اور اشارۃً بھی یہ ذکر نہ کرو کہ تم کسی مسلمان کی کتاب کا ترجمہ کر رہے ہو ایسا نہ ہو کہ ہمارا مذہب خراب ہو جائے۔ پھر وہ لکھتا ہے کہ اس بشپ کا یہ خط برٹش میوزیم میں آج تک موجود ہے۔ غرض آج جس قدر علوم رائج ہیں اور جن پر یورپ فخر محسوس کرتا ہے وہ سب کے سب یا ان کا ایک معتدبہ حصہ ایسا ہے جو مسلمانوں سے آیا۔

ابن رشد کا فلسفہ

آج سے سو سال پہلے پیرس کی یونیورسٹی میں پڑھایا جاتا تھا۔ مگر لوگوں کو مغالطہ میں رکھنے کے لئے اور یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ گویا یہ فلسفہ کسی انگریز کی دماغی کاوش کا نتیجہ ہے۔ ابن رشد کو ایورلیس (Averroes) کہا جاتا ہے۔ اسی طرح بوعلی سینا کا قانون پڑھایا جاتا اور کہا جاتا۔ کہ یہ ایوے سینا (Avicenna) کا قانون ہے گویا ناموں میں ذرا سا فرق کر دیا گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں نے بھی جب ان علوم کو انگریزوں کی کتابوں میں پڑھا تو انہوں نے یہ سمجھا کہ یہ کسی یورپین مصنف کی تصنیف ہے۔ حالانکہ وہ مسلمانوں کی تصنیف ہوا کرتی تھی۔

لطیفہ یہ ہے

کہ ایک دفعہ جبکہ مسلمانوں کی ترجمہ شدہ کتابیں روم کی یونیورسٹی میں پڑھائی جاتی تھیں بعض نئے علوم نکلے۔ جن کی بنا پر عیسائیوں نے یہ کوشش کی کہ ان کتابوں میں سے بعض حصے نکال دیئے جائیں۔ اس پر پادریوں نے کفر کے فتوے دیئے اور کہا کہ اگر ان حصوں کو نکالا جائے گا تو کفر ہو جائے گا۔ گویا مسلمانوں کی کتابیں ایک لمبے عرصہ تک اپنے ہاں رائج رہنے کی وجہ سے پادری یہ سمجھنے لگ گئے کہ یہ عیسائیوں کی ہی کتابیں ہیں اور اگر کسی حصہ کو نکالا گیا تو کفر ہو جائے گا۔ تو یہ جو میں نے کہا ہے کہ یورپ اب بھی مسلمانوں کے علوم پر فخر کرتا ہے اس کی گو اب تمہیں سمجھ نہ آئے مگر جب تم بڑے ہو گے تو تمہیں معلوم ہوگا کہ یہی بات درست ہے جو میں نے کہی۔ غرض وہ لوگ ایسے تھے جنہوں نے دنیا کو علم سے بھر دیا۔ مگر ان کو بھی خدا نے جنت دی ہوئی تھی اور انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا تھا کہ دنیا کی تکلیفیں تکلیفیں نہیں بلکہ وہ ان تمام تکلیفوں کو عین راحت سمجھتے اور اس بات پر فخر کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ان تکلیفوں کے برداشت کرنے کا موقع دیا۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

کا ایک ہاتھ ایک لڑائی میں شل ہو گیا تھا۔ حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بیعت جب سب سے پہلے انہی سے کرائی گئی تو کسی نے یہ فال لی تھی کہ جس طرح طلحہؓ کا ہاتھ شل ہے۔ اسی طرح یہ خلافت بھی ہمیشہ شل رہے گی۔ مگر ان کا ہاتھ کس طرح شل ہوا۔ احد کی جنگ میں جب دشمنوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حملہ کر دیا۔ اور اسلامی لشکر ایک حادثہ کی وجہ سے جس کی تفصیل کا یہ موقع نہیں منتشر ہو گیا تو اس وقت حضرت طلحہؓ نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کر دیا تاکہ جو تیر بھی آئے ان کے ہاتھ پر لگے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف نہ جائے۔ اب جس قدر تیر آتے وہ حضرت طلحہؓ اپنے ہاتھ پر لیتے جاتے۔ یہاں تک کہ تیر لگتے لگتے ان کا ہاتھ شل ہو گیا۔ اب تم ان کے مقابلہ میں

اپنے آپ کو دیکھو

اور سوچو کہ کتنی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر تم گھبرا جاتے ہو کسی شخص کو ایک تیر لگ جائے تو وہ رونے لگ جاتا ہے۔ مگر انہیں تیروں پر تیر لگتے تھے اور وہ اف تک نہیں کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تیر لگتے لگتے ان کا ہاتھ شل ہو گیا اور ہمیشہ کے لئے بیکار ہو گیا۔ بعد میں ایک دفعہ کسی موقعہ پر ایک شخص نے انہیں ٹنجا کہہ دیا۔ تو انہوں نے کہا ہاں میں ٹنجا ہوں۔ مگر تمہیں پتہ ہے میں کس طرح ٹنجا ہوا۔ پھر انہوں نے تمام واقعہ سنایا اور کہا کہ تم تو مجھے ٹنجا کہہ کر ایک عیب میری طرف منسوب کرتے ہو مگر میں یہ تکلیف برداشت کرنا اپنے لئے ہمیشہ باعث فخر سمجھتا ہوں۔ (باقی)

مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں!

جملہ مجالس انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ اپنے حلقہ کے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فوٹو اور حالات زندگی حاصل کر کے مجلس مرکزیہ انصار اللہ دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ ابھی اس بارہ میں بہت سا کام باقی ہے۔

(قائد اصلاح و ارشاد ربوہ)

درخواست دعا

از مکرم کیپٹن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

رمضان المبارک کے ان ایام میں جماعت کے بزرگوں اور دیگر احباب کی خدمت میں خصوصیت سے اپنی صحت کامل و عاجل کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ میں ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان

محلہ دار الصدر غربی ربوہ

رحمت کی گھٹا بھیج دے ماہِ رمضاں میں

گھر کرتی ہے اللہ کی الفت رمضاں میں

ہر روح میں ہر قلب میں ہر جسم میں جاں میں

اے نورِ ازل! نور ترا کون و مکاں میں

تپتے ہوئے صحرا میں کبھی آبِ رواں میں

دیکھا ہے تجھے ہم نے ہر اک برگِ چمن میں

کلیوں کے دہن میں کبھی پھولوں کی زباں میں

گر دل میں ہو کچھ آتشِ پنہاں کا شرارا

آجاتی ہے تاثیر بھی انساں کی زباں میں

اس اختر ناچیز پہ بھی ابر کرم ہو

رحمت کی گھٹا بھیج دے ماہِ رمضاں میں

تعلیم الاسلام کالج یونین کا تقریری مقابلہ

مورخہ ۹ مارچ کو ۱۰ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج یونین کا ایک تقریری مقابلہ کالج کے وسیع و عریض ہال میں زیر صدارت نعیم احمد صاحب طاہر منعقد ہوا۔ اس مقابلہ کے مندرجہ ذیل موضوعات مقرر تھے:-

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی انسانیت کے بہترین علمبردار ہیں۔

(۲) قرآن مجید ہی عالمگیر شریعت ہے

(۳) دنیا میں اسلام کا آئندہ غلبہ صرف احمدیت کے ذریعہ ہی مقدر ہے۔

مقابلہ میں دس مقررین نے حصہ لیا۔ اور منصفین کے فرائض پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب شیخ محبوب عالم صاحب خالد اور مولوی محمد الدین صاحب نے سرانجام دیئے۔ نتیجہ حسب ذیل ہے۔ اول عطاء المجیب صاحب۔ دوئم قریشی عبد الرشید صاحب۔ سوئم اعجاز الحق صاحب قریشی

(مامون احمد شیخ سیکرٹری کالج یونین)

احباب جماعت سے ضروری گذارش

اخبار "الفضل" میں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ احباب جماعت اعلان نکاح اور اعلان ولادت اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت سے بھجوایا کریں۔ لیکن اکثر احباب نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ احباب جماعت کی خدمت میں دوبارہ یہ درخواست ہے کہ وہ ایسے اعلان بغیر اپنے امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی وساطت کے نہ بھجوائیں اس طرح کسی اعلان کی اشاعت نہیں کی جائے گی۔

(مینجر الفضل)

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

قرآن کریم کا اعجاز

از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ

(۱)

غیر متبدل قرآنی شریعت

مکہ معظمہ سے تین میل کی مسافت پر غار حرا میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے فاسد ماحول سے تنگ آکر عبادت فرمایا کرتے تھے۔

اصنام، احجار اور شمس و قمر کی پوجا کرنے والی قوم کے اندر خدا تعالےٰ کی عبادت کرنا بھی یقیناً گناہ کے وارد تھا اس غار میں آپؐ خدا تعالےٰ کے حضور جھکتے اور آپؐ کا یہ وقت انتہائی ابتہال خشوع و خضوع میں گذرتا۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم چالیس سال میں قدم رکھ چکے تھے اور آپ حسب معمول اس غار میں عبادت ربانی و مناجات الٰہی میں مصروف تھے کہ اچانک ماہ رمضان المبارک پیر کے دن ایک فرشتہ آپ سے یوں مخاطب ہوتا ہے

اِقْرَأْ

یعنی اے محمدؐ! کہہ اور پھر اس پیغام کو کثرت سے پہنچا۔ اس آواز بلکہ اس حکم میں جمال جلال کا انداز تھا وہاں جمال کا بھی پرتو تھا۔ سرور کائنات نے اس ارشاد کا جواب انتہائی عاجزی سے یہ دیا۔

"مَا اَنَا بِقَارِیٍ"

یعنی یہ پیغام اور اس کا پڑھنا میری استطاعت سے باہر ہے۔ حضرت جبرئیل نے یہ جواب سنکر آپ کو اپنے سینے سے لگایا اور زور سے بھینچا اور پھر چھوڑتے ہوئے کہا

اِقْرَأْ

مگر آنحضرتؐ نے اس بار بھی "مَا اَنَا بِقَارِیٍ" کے الفاظ میں جواب دیا۔ تیسری دفعہ فرشتہ نے پھر حکم دیا

اِقْرَأْ اور ساتھ ہی الفاظ ذیل کے پڑھنے کے لئے کہا

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِی
خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ
عَلَقٍ اِقْرَأْ وَ رَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِی
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ
مَا لَمْ یَعْلَمْ۔

قرآن مجید کا نزول ان آیات مبارکہ سے ہوتا ہے مذہب اسلام کا آغاز توحید سے شروع ہوتا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا آغاز مندرجہ بالا عظیم الشان پیغام سے ہوتا ہے اور دنیا میں ایک ایسے مذہب کا آغاز ہوتا ہے جس کی شریعت اور قانون اپنی ذات میں مکمل اور جامع و مانع ہیں اور جس کی آسمانی کتاب ہر قسم کی تحریف و تبدیل سے مبرا ہے جبکہ اسکے مقابلہ میں تمام ادیان کی کتب میں دخل اندازی اور عام تحریف ہو چکی ہے

(۲)

حفاظت قرآن کی تحدی

کیا وید اپنی اصل حالت میں محفوظ ہیں؟ کیا توریت و انجیل اپنی اصل حالت میں محفوظ ہیں؟ ہرگز نہیں اور ہرگز نہیں اور تو اور جن زبانوں میں یہ کتب نازل ہوئیں وہ زبانیں بھی متداول اور محفوظ نہیں ہیں عبرانی زبان کو محض سیاسی اغراض کے لئے زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مگر اسکے مقابلہ میں قرآن کریم کے متعلق تحدی کی گئی ہے

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ
وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ

قرآن کریم کا نزول آج سے چودہ سو سال پہلے ہوتا ہے اس آسمانی کتاب کا نام ہی قرآن خدا تعالےٰ نے اس لئے رکھا ہے کہ یہ کتاب کثرت سے پڑھی جائے گی۔ اس کی ظاہری حفاظت کے لئے خدا تعالےٰ نے ایسے عشاق اسلام پیدا کئے جو قرآن کریم کو حرف سے حرف تک اپنے سینے میں محفوظ رکھتے ہیں اور ان کی قوت ذاکرہ ہر وقت اور ہر آن قرآن کریم کو پڑھ سکتی ہے۔ رمضان کا مبارک مہینہ اس امر پر شاھد ناطق ہے کہ کس والہانہ انداز میں حفاظ قرآن نماز تراویح اور تہجد کی نماز میں سارا قرآن شریف پڑھتے ہیں اور امت اسلامیہ ان کی اقتداء میں قرآن کریم سنتی ہے۔

اس کے علاوہ ہر مسلمان قرآن کریم کا کوئی نہ کوئی حصہ یاد رکھتا ہے آجکل رمضان کے مبارک ایام میں ہر گھر میں تلاوت قرآن کریم ہو رہی ہے۔ چھوٹے بڑے مرد اور عورتیں تمام قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ ہاں اس قرآن کریم کی کہ جو فی لوح محفوظ ہے۔ یہ قرآن کریم کا وہ عظیم الشان معجزہ ہے جس کے سامنے تمام ادیان کی کتب عاجز ہیں۔

(۳)

قرآنی اسلوب بیان

قرآن کریم اپنے اسلوب بیان میں ایسی جدت کا حامل ہے جس کا نمونہ کہیں نہیں پایا جاتا اور یہ ہو بھی کیسے جبکہ قرآن کریم کا نزول ہی رب العالمین نے کیا ہو۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ سحر قرآن اور بلاغت فرقان نے حضرت عمرؓ جیسے بطل جلیل کو سربسجود کر دیا جس نے قرآن کریم کو سن کر کہا

مَا اَحْسَنَ ھٰذَا الْکَلَامَ وَ
اَکْرَمَہٗ

یہ کیسا عمدہ اور بلند پایہ کلام ہے

حضرت عمرؓ خود بیان فرماتے ہیں کہ:-

قرآن کریم کے سننے سے میرا دل موم ہو گیا اور مجھ پر رقت طاری ہو گئی اور اسی قرآن کریم نے مجھ کو اسلام میں داخل کیا۔

قرآن کریم میں جا بجا مختلف انبیاء اور اقوام کے قصص و حالات کا ذکر کیا گیا ہے جس میں ترغیب ترہیب کا اسلوب نمایاں نظر آتا ہے اور خدا تعالےٰ کی ہستی کا جلوہ ہر آیت میں نظر آتا ہے۔ فصاحت و بلاغت تشبیہات۔ امثال۔ مقطعات قسم خاص نغمہ موسیقی۔ قافیہ۔ سجع۔ رجز تکرار خاص محاورات اور ترکیب کلمات نے قرآن کریم میں ایسی دلکشی پائی جاتی ہے۔ جو ہر شخص پر اثر کرتی ہے۔ بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا ہی خوب فرماتے ہیں:-

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس کا کوئی بستاں ہے

عیسائی ادباء کو بھی اعتراف ہے کہ قرآن کریم اپنی ادبی خصوصیات اور اسالیب بیانیہ میں لا مثال ہے ایک دفعہ بیروت کی مشہور کیتھولک یونیورسٹی "الجامعۃ الکاثولیکیۃ" میں ڈاکٹر جبرئیل مالک (جو مشہور اور عالمی شخصیت چارلس مالک کے بھائی ہیں) نے مجھے بلایا اور میرے دریافت کرنے پر کہ آیا قرآن کریم بھی اس یونیورسٹی میں پڑھایا جاتا ہے تو انہوں نے جواباً کہا

نحن ندرسہ ککتاب
ادبی

کہ ہم قرآن کریم کو بوجہ اس کی ادبی و لغوی خصوصیات کے پڑھاتے ہیں

قرآن کریم تحدی کرتا ہوا کہتا ہے:-

وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا
نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا
بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ۔
(البقرۃ)

یہ معجزہ قرآن [illegible] دل کو گھائل کیا اور جس کے حسن بیان نے کلام میں دلکشی و جاذبیت پیدا کی

(۴)

قرآنی حقائق و تعلیمات

قرآن کریم اپنے مضامین اور علمی حقائق کی بناء پر متعدد خصوصیات کا حامل ہے قرآن کریم نے قوانین قدرت کا بار بار ذکر کر کے جس انداز میں توحید کا نظریہ پیش کیا ہے اور جس میں اسے غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے وہ قرآن کریم کی عظیم الشان فتح ہے۔ صفات باری تعالےٰ کی تشریح۔ اوامر و نواہی کی حکمت تخلیق عالم کا آغاز و انجام۔ مختلف اخلاقی و معاشرتی تعلیمات۔ عدل و انصاف کے قیام کے مختلف نظریات قانون اور ضابطہ حیات انسانی۔ زمانہ ماضی کے اقوام کے حالات۔ مستقبل کی پیشگوئیاں اور حساب آخرت وغیرہا کے مضامین کا بیان قرآن کریم میں اساسی طور پر ذکر کیا گیا ہے اور ان کی افادی حیثیت مسلم ہے۔ یہ وہ امور بالا ہیں جس کے متعلق غیر مسلم بھی اعتراف کر رہے ہیں چنانچہ (Mr. John Naish) ایم اے (آکسن) ڈی۔ ڈی لنڈن اپنی مشہور تصنیف The Wisdom of the Quran میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"قرآن میں قسم ہا قسم کے مضامین بیان ہوئے ہیں۔ یہ اخلاقی معاشرتی اور دینی فلسفہ کا ایک ضابطہ ہے اس میں جہاں عقائد اور ایمانیات پر بحث کی گئی ہے وہاں اس کے اندر ایسا مواد بھی موجود ہے جس کی مدد سے انسانی حقوق متعین کرنے کے علاوہ مختلف قسم کے قوانین بھی وضع کئے جا سکتے ہیں۔ پھر گھریلو اور جماعتی زندگی کے اصول بھی اس میں بیان کئے گئے ہیں"

یہ وہ تعلیمات ہیں جو جملہ مذاہب سے بالا ہیں اور ان میں اس قسم کی قانونی لچک پائی جاتی ہے جس میں زمانہ کے تقاضوں کو مدنظر رکھا گیا ہے اور یہی وہ تعلیمات تھیں جس نے اخلاقی انقلاب پیدا کیا۔ قرآن کے متبعین نے ان تعلیمات کو مشرق و مغرب میں پھیلایا اور اسلامی تہذیب و تمدن کو قائم کیا اور یہ قرآن کریم کا عظیم الشان معجزہ ہے اس وقت ہم رمضان کے ان مبارک ایام میں سے گزر رہے ہیں کہ جن میں ہر مسلمان مرد اور عورت ان قرآنی تعلیمات کے نتیجہ میں انقلاب پیدا کر سکتا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

قادیان میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق ایمان افروز تقاریر

قادیان ۲۰ فروری ٹھیک نو بجے صبح مسجد اقصیٰ میں زیر صدارت محترم مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پورے اہتمام کے ساتھ منائی گئی۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر ایمان افروز روشنی ڈالی گئی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جس کے بعد صاحب صدر نے اپنی افتتاحی تقریر میں تقریب کی غرض و غایت واضح کی اور بتایا کہ اس اہم پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے آج کی تقریب منائی جا رہی ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے صاحب صدر نے اسی کو فرقان قرار دیا۔ اس لئے کہ اس عظیم الشان نشان آسمانی کے ذریعہ ہی واضح طور پر حق اور باطل میں فرق ظاہر کر دیا گیا۔

اس کے بعد مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم "محمود کی آمین" میں سے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے "پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور اس کا متن" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر مامور فرمایا ہے۔ چنانچہ جب آپ نے دعویٰ فرمایا تو کیا اپنے اور کیا بیگانے سب آپ کے دشمن ہو گئے۔ مخالفت کا ایک طوفان بے تمیزی اٹھ کھڑا ہوا۔ مختلف طریقوں سے آپ کو ناکام کرنے کی کوشش پورے زور سے شروع ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے رہنمائی چاہتے ہوئے اسلام کی صداقت اور تائید کے لئے نشان عطا کئے جانے کی درخواست کی اور الٰہی اشارہ کے ماتحت حضور ہوشیارپور تشریف لے گئے اور وہاں چالیس روز کی تضرعات کے نتیجہ میں جو نشان اللہ تعالیٰ نے حضور کو عطا فرمایا اُسے حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں شائع فرمایا۔ اور اشتہار میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے انعامات کا الہامی عبارت میں پوری تفصیل سے ذکر تھا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کے الفاظ پر نظر ڈالنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کس قدر تڑپ تھی اشاعت اسلام کے لئے اور کس قدر عشق اور محبت تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید سے گویا یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلی جذبات اور امنگوں کو ہمارے سامنے لا کھڑا کر دیتی ہے۔ محترم مقرر نے اولاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور کی شادی کے سامان فرمائے اور پھر آپ کو مبشر اولاد عطا فرمائی۔ جس میں مصلح موعود کی عظیم شخصیت بھی شامل ہے۔

مقرر محترم نے پیشگوئی کا اصل متن سناتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ پیشگوئی کے پہلے حصہ میں جن مقاصد کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے دوسرے حصہ میں اسی کے مقابل میں مصلح موعود کے وجود میں پائی جانے والی خاص علامات کا ذکر ہے اور یہ جملہ علامات بفضلہ تعالیٰ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز میں بوجہ اتم پائی جاتی ہیں۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل نے تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تکمیل اشاعت کی خدمت کے سلسلہ میں سب سے پہلے جو کتاب تصنیف فرمائی یعنی براہین احمدیہ اس میں قرآن پاک کی خوبیوں اور دلائل صداقت تحریر کرتے ہوئے غیر مذاہب کو اس قسم کے دلائل کا ربع یا خمس پیش کرنے والے کے لئے بھی دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار شائع فرمایا مگر کسی کو مقابل پر آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ مصلح موعود کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ ظاہر ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے فاضل مقرر نے حضرت مصلح موعود کے ذریعہ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ہونے والے تراجم اور ان کی اشاعت کا تفصیل سے ذکر کیا اور اسی ضمن میں حضور کی طرف سے شائع شدہ تفسیر کبیر کے ذکر میں فرمایا کہ کس طرح حضور نے اس میں اسلام اور کلام پاک پر کئے جانے والے اعتراضات کا قلع قمع فرمایا ہے تقریر کے اختتام پر فاضل مقرر نے بیان کیا کہ کلام اللہ کا مرتبہ حضور کے ذریعہ اس طرح بھی ظاہر ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ خود حضور سے کلام فرماتا ہے۔ اور اس طرح حضور اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر زندہ خدا کے زندہ کلام کا نمونہ پیش کرتے ہوئے اس کے اعلیٰ مرتبہ کو دنیا کے سامنے پیش فرما رہے ہیں۔ اس تقریر کے بعد مکرم یونس احمد صاحب اسلم نے ایک نظم پڑھی۔

پیشگوئی مصلح موعود سے اسلام کی سربلندی کا تعلق

پھر مکرم حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے پیشگوئی مصلح موعود سے اسلام کی سربلندی کا تعلق کے موضوع پر تقریر فرمائی جس میں آپ نے بتایا کہ یہ پیشگوئی ہستی باری تعالیٰ صداقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود لاینفک ہے کیونکہ مصلح موعود کی پیدائش سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ اور پھر آج حضرت مصلح موعود کے ذریعہ ہی اسلام کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک ہو رہی ہے اور حضور تمام دنیا کو چیلنج دے رہے ہیں۔ کہ خواہ کسی علم کے ذریعہ سے بھی اسلام پر اعتراض کیا جائے حضور اسی علم کے ذریعہ اس کا مسکت اور دندان شکن جواب دیں گے۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے اخبار زمیندار لاہور اور اخبار مشرق گورکھپور کے حوالہ جات سے اس امر کو ثابت فرمایا کہ غیر از جماعت لوگوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ مصلح موعود کے ذریعہ اسلام کی انمول خدمت سرانجام دی گئی ہے۔

حضرت مصلح موعود کے کارنامے

آخری تقریر محمد عمر صاحب مالاباری متعلم جامعہ احمدیہ قادیان نے حضرت مصلح موعود کے کارناموں کے موضوع پر کی تقریر شروع کرتے ہوئے مقرر نے کہا کہ ۱۹۱۴ء میں جب حضور مسند خلافت پر متمکن ہوئے اس وقت جماعت احمدیہ مختلف قسم کے اندرونی اور بیرونی فتنوں اور مخالفتوں میں محصور تھی مگر حضرت مصلح موعود کا یہ کتنا عظیم الشان کارنامہ ہے کہ حضور نے مخالفتوں کے اس بھنور میں سے بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی کشتی کو سلامتی سے نکال کر ایسی جگہ پہنچا دیا ہے کہ اب جماعت احمدیہ ایک international جماعت ہے پھر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے صرف مخالفتوں کے طوفان سے جماعت کو بچایا ہی نہیں بلکہ اس کی اندرونی طور پر مختلف تنظیمیں اور عورتوں بچوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کی الگ الگ مجالس لجنہ اماء اللہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اور انصار اللہ کے نام سے قائم کی گئیں۔ اس اعلیٰ طرز کی جماعتی تنظیم کے ساتھ بفضلہ تعالیٰ اب جماعت دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اسی طرح ۱۹۴۷ء کے موقعہ پر منتشر جماعت کی مضبوط شیرازہ بندی کرتے ہوئے اسے ایک نئے مرکز پر جمع کر دینا حضرت مصلح موعود کا ایک شاندار کارنامہ ہے۔

تقریر کے اختتام پر مقرر نے اس وسیع تبلیغی مشنوں کے جال کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جو حضرت مصلح موعود نے ساری دنیا میں عموماً اور یورپ اور افریقہ میں خصوصاً پھیلا رکھا ہے جس کی وجہ سے اسلام کی ترقی اور عیسائیت کو ایسی شکست فاش ہو رہی ہے کہ خود عیسائیوں کو اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑا۔

آخر میں صاحب صدر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ الودود کے اس عہد کا ذکر کیا جو حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے وقت حضور کے جسد اطہر کے سرہانے کھڑے ہو کر کیا تھا کہ آپ ہر ممکن طریق سے اس مشن کی تکمیل کی کوشش فرمائیں گے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اس عہد کو یاد دلاتے ہوئے صاحب صدر نے جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے نہایت مؤثر رنگ میں دعا کی تحریک فرمائی۔

آخر میں ایک پُرسوز لمبی دعا کے بعد یہ مبارک تقریب ساڑھے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوئی۔

درخواست دعا

میری بھتیجی عزیزہ نجیبہ سنیف چند روز سے خسرہ سے بیمار ہے اس کے ساتھ نمونیہ کا بھی حملہ ہو گیا ہے اس کے علاوہ میرے بھائی شیخ محمد حنیف صاحب ایس ڈی او کینال راجن پور بھی دس روز سے صاحب فراش ہیں۔ نیز میں خود مارچ کے دوسرے ہفتہ میں واپس دمشق کے لئے کراچی روانہ ہو رہی ہوں۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری بھتیجی اور بھائی کو جلد کامل صحت بخشے اور مجھے بخیریت تمام منزل مقصود تک پہنچائے۔ آمین (نصیرہ سلیم الجابی حال راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۸۵:- میں منشی محمد عمر مہندی ولد محمد امین قوم ارائیں پیشہ × عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۸ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:

میرے نام موضع پیلو دال عہد لفہ میں بارہ کنال اراضی منتقل لاٹ ہے جس کے دسویں حصہ یعنی ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں اس کی موجودہ قیمت ایکڑ ۱۵۰۰/- روپیہ فی ایکڑ کے حساب سے مبلغ پندرہ سو روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی غیر منقولہ یا منقولہ جائیداد نہیں ہے اور نہ کوئی آمد ہے اگر کوئی آمدنی کی صورت پیدا ہو جائے تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جس قدر جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- بقلم خود محمد عمر ۳۱/۱۲/۶۰

گواہ شد:- عبد القیوم بقلم خود ولد محمد اسماعیل محلہ گڑھا چنیوٹ۔

گواہ شد:- مبشر احمد ولد مبارک احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ چنیوٹ محلہ گڑھا ضلع جھنگ

نمبر ۱۵۵۸۶:- میں عائشہ بیگم زوجہ منشی محمد عمر مہندی قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں حق مہر میں شوہر سے عرصہ دراز ہوا وصول کر چکی ہوں جس کو چالیس سال گزر چکے ہیں۔ باقی منقولہ جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر دو صد روپیہ تھا جو کہ خرچ کر چکی ہوں۔

بالیاں طلائی دو عدد وزنی ۸ ماشہ ہم رتی جن کی موجودہ قیمت مبلغ ۶۸/- روپے ہے ایک عدد سلائی کی مشین سیکنڈ ہینڈ سنگر جونس جس کی موجودہ قیمت تقریباً مبلغ ۱۵۰/- روپے ہوگی۔

میں اپنی مذکورہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے پر جس قدر میری متروکہ جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر مجھے اور کوئی آمد ہوئی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کروں گی۔

العبد عائشہ بیگم زوجہ منشی محمد عمر صاحب محلہ گڑھا مکان ۸۱/۲ چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد:- بقلم خود محمد عمر خاوند موصیہ مکان ۸۱/۲ کچہری روڈ چنیوٹ ضلع جھنگ

گواہ شد:- سید سعید احمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ احمدیہ بیت اللباس محلہ گڑھا چنیوٹ۔

چندہ وقف جدید کے بارہ میں حضور کے ارشاد کی وضاحت

احباب جماعت کی ارسال کردہ فہرستہائے وعدہ وقف جدید پر نظر ڈالنے سے تاثر پیدا ہوتا ہے کہ احباب کو حضور کے گزشتہ ارشاد کی وجہ سے غالباً ابھی تک یہ غلط فہمی ہے کہ وقف جدید کا چندہ صرف ۶/- روپے سالانہ مقرر ہے حالانکہ حضور نے بعد میں احباب جماعت کو اس غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے متواتر ارشاد فرمایا ہے کہ احباب اپنی حیثیت کے مطابق بڑھ چڑھ کر اس میں حصہ لیں۔ ۶/- روپے تو کم از کم معیار ہے جو غربا اور نادار احباب کے لئے ہو سکتا ہے

حضور کے اس ارشاد کے مطابق صاحب حیثیت احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی فرما دیں اور زیادہ سے زیادہ وعدہ جات میں اضافہ کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

ناظم مال وقف جدید ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق، مینیجر سے خط و کتابت کریں

(مینیجر)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ننھی بھانجی امۃ الرؤف صالحہ بنت مولوی عنایت اللہ خانصاحب خلیل مبلغ مشرقی افریقہ کئی دنوں سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ تمام احباب اس مبارک مہینہ میں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (عزیزہ راشدہ کاٹھ گڑھی)

(۲) میرے والد حافظ محمد یوسف صاحب کو نڑ یں ہیں رو ز سے بخار و نزلہ بیمار رہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(نسرین بنت یوسف۔ ربوہ)

(۳) عاجزہ پہ عرصہ ایک سال ڈو ماہ سے ایک محکمانہ کیس ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عاجزہ کی باعزت بریت فرمائے۔ آمین (غلام فرید اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

(۴) بندہ بعض پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے آمین۔ (حکیم صوفی دین محمد مراحدیہ دار الشفاء چوک تھانہ گوجرانوالہ)

پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں (مع نمبر و میٹریل) کے لئے نرخوں کے نظر ثانی شدہ شیڈول ۱۹۵۴ء پر مبنی سر بمہر ٹنڈر ۲۵ مارچ ۱۹۶۱ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔

کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
واہ کے مقام پر ۲۵ ویگنوں کی لمبائی تک ایڈیشنل فور سائڈنگ کی تعمیر کے سلسلہ میں مٹی کا کام	۵۰۰۰/- روپے	۱۰۰/- روپے	تین ماہ

ٹنڈر مقررہ فارموں پر داخل کئے جائیں جو ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے دفتر سے پانچ روپے نقد ادا کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں یہ رقم بعد میں واپس نہ ہوگی ٹنڈر اسی روز یعنی ۲۵ مارچ کو سوا بارہ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

وہ تمام ٹھیکیدار جن کے نام ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے وہ اپنے نام ٹنڈر داخل کرنے کی مقررہ تاریخ سے قبل ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے ہاں درج کرا لیں۔

عام اور خاص شرائط زیر دستخطی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ ٹھیکیداروں کو ان کی شرائط کی مقررہ مجھول پر دستخط کرنا ہوں گے اور یہ اس بات کی علامت ہوگی کہ انھیں یہ شرائط منظور ہیں۔

زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر راولپنڈی کے پاس حسب معمول ٹنڈر فارم خریدنے سے قبل جمع کرانا ہوگا۔

ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ سارا ٹنڈر منظور کرے یا اس کا کوئی حصہ۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر راولپنڈی)

اسلام کو حالات کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے" صدر ایوب کا اعلان

دولت مشترکہ کانفرنس میں مسئلہ کشمیر پر کسی نہ کسی طرح غور ہوگا

لندن ۱۱ مارچ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل یہاں ۲۳ ملکوں کے اخباری نمائندوں کی "فارن پریس ایسوسی ایشن" میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کو حالات کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے اور یہ کوئی مشکل کام نہیں کیونکہ اسلام میں بہت لچک ہے اور وہ وقت کے ساتھ چلنے کے قابل ہے۔

آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ اسلام وہ طاقت نہیں جو اسے ہونا چاہیئے تھا اس کی ذمہ داری آپ نے اس کمزوری پر ڈالی کہ ملّا دورِ جدید کے تقاضوں سے ناواقف ہے وہ موجودہ زمانے کے حالات کو سمجھنے سے قاصر ہے اور پڑھا لکھا طبقہ اسلام سے ناواقف ہے اور اسے مذہب سے کوئی مس نہیں نتیجہ کے طور پر غریب مسلم عوام نقصان اٹھا رہے ہیں آپ نے کہا اس خرابی کو دور کرنے کے لئے ہم نے اپنے بچوں کے واسطے شروع سے اسلامی یا مذہبی تعلیم لازمی کردی ہے تاکہ وہ دنیا کے علاوہ دین سے بھی باخبر رہیں اور ان کے خیالات میں توازن ہے

کشمیر کے بارے میں نصف درجن سوالات پوچھے گئے صدر نے کہا یہ ایک زندہ مسئلہ ہے اور بہت خطرناک مسئلہ ہے لوگ نہیں سمجھتے کہ ہماری اور بھارت کی افواج چھ سو میل لمبے خط متارکہ کے آر پار کیل کانٹے سے لیس ایک دوسرے کے سامنے کھڑی ہیں اس سے بڑھ کر اور کیا خطرناک صورت حال ہو سکتی ہے ایک سوال کے جواب میں صدر نے جب یہ اعتراف کیا کہ کشمیر کا مسئلہ اس کانفرنس (دولت مشترکہ کانفرنس) میں باقاعدہ پیش ہو رہا ہے تو آپ بہت سنجیدہ اور پژمردہ دکھائی دے رہے تھے لیکن اس کے بعد آپ نے کہا "یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم مسائل عالم پر غور کریں، الجزائر، لاؤس، کانگو فلسطین اور مغربی برلن ایسے مسائل زیر بحث آئیں لیکن کشمیر کا ذکر نہ ہو کشمیر بھی ان کی طرح ایک خطرناک مسئلہ ہے اور اس پر کسی نہ کسی طرح غور ہوگا - صدر ایوب نے کہا "پنڈت نہرو کے ساتھ لندن میں علیحدہ ملاقات کا کوئی پروگرام نہیں" کشمیر کے بارے میں ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا یہ ایک انسانی مسئلہ ہے ہماری سلامت اور معیشت کا مسئلہ ہے ہم دیکھیں گے یہ ایک نہ ایک دن باعزت طریقہ پر حل ہو۔

روس کے ساتھ تیل کی تلاش کے معاہدے کا مطلب یہاں یہ لیا جا رہا ہے کہ پاکستان نے حامی مغرب پالیسی سے کنارہ کشی کی ابتدا کر دی ہے اور غیر جانبداری کی طرف جھک رہا ہے اس تاثر کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر ایوب نے کہا "ہماری خارجہ پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے نہ ہوگی ہم اب بھی دفاعی معاہدوں کی افادیت کے قائل ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ سب کے ساتھ دوستی کے بھی خواہشمند ہیں روس نے ہماری مدد کی پیشکش کی جسے ہم نے قبول کر لیا بس اتنی سی بات تھی جسے افسانہ بنایا جا رہا ہے"۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴